www.novelsclubb.com
ایدین
از قلم
مہروزہ بنت ابرہیم
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ایدین

از

مہروزہ بنتِ ابراہیم

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں بلکل اکیلی بیٹھی ہوئی تھی

سٹڈی ٹیبل پر کتاب کھلی پڑی تھی۔

ٹیبل کی ایک جانب سٹڈی لیمپ رکھا ہوا تھا جس کی مدھم روشنی اس کے چہرے اور کتاب کو روشنا کر رہی تھی۔

ساتھ ہی کچھ اسٹیشنری رکھی ہوئی تھی اور کچھ کتابیں ترتیب سے شیلف پر سجی ہوئی تھیں۔

دوپہر تین بجے سے رات کے گیارہ بج چکے تھے۔

وہ کل کے امتحان کی تیاری میں مگن تھی۔

سٹڈی ٹیبل کی دائیں جانب ایک چھوٹی سی کھڑکی موجود تھی، جس پر سفید رنگ کے پردے بچھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

سٹڈی ٹیبل کی بائیں جانب ایک چھوٹا سا ٹیبل موجود تھا۔ جس پر پانی کی بوتل اور ساتھ ہی میڈیسن باکس بھی موجود تھا۔ایک چھوٹا آرٹیفیشل پلانٹ بھی رکھا ہوا تھا۔اس کے سائیڈ پر ہی ایک سنگل بیڈ تھا جس پر گلابی پھولوں والی سفید بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی۔

پورا بیڈ کتابوں سے گھرا ہوا تھا۔۔ بیٹھنے تک کی جگہ نہ تھی۔

کمرے کی دیواریں ہلکے کریم رنگ سے پینٹ کی گئی تھیں۔

پورے کمرے میں فیری لائیٹ لگی ہوئی تھیں۔

بیڈ کے بلکل سامنے ایک بڑی سی الماری موجود تھی جس پر ایک فل ویو مرر موجود تھا۔

. گرمیوں کا موسم تھا تو اے سی چل رہا تھا

وہ کتاب کے پنے پلٹ رہی تھی۔

کل اسکا اگزام ہے اور اسے پھر اپنے گھر واپس بھی جانا ہے۔

وہ یہ سوچتے سوچتے کب سوگئی کچھ معلوم ہی نہیں ہوا۔

جیسے ہی اسکی آنکھیں کھلیں وہ گھبرا کر اٹھ گئی اور فوراً اپنا موبائل چیک کرنے لگی۔

موبائل کی سکرین پر صبح کے پانچ تیس کا وقت ہوئے چلا تھا۔

اسنے گہری سانس خارج کی اور کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گئی۔

پوری رات اسی طرح بیٹھے رہنے سے اس کی گردن درد کرنے لگی تھی۔

یااللہ کب آنکھ لگ گئی پتا ہی نہیں چلا۔ شکر ہے اٹھ گئی ہوں۔اب جلدی سے تیار"

ہو کر نماز پڑھ لیتی ہوں پھر پڑھائی بھی کرنی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ سٹڈی ٹیبل سے اٹھ کر بیڈ کی طرف آئی اور ساری کتابیں اٹھا کر شیلف پر لگادیں۔

موبائل کو چارج کرنے لگادیا اور فوراً واشروم میں چلی گئی۔

کچھ وقت بعد وہ تیار ہو کر اور وضو کر کے باہر آگئی۔

اسنے بڑا دوبٹہ اوڑھا ہوا تھا۔گلابی رنگ کا کرتا اور سفید شلوار پہنی ہوئی تھی۔

وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

وہ الماڑی کی جانب بڑھی اور دروازہ کھول کر اندر سے جائے نماز نکالی۔

وہ قبلہ رخ کھڑی ہو گئی۔

سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

"یا اللہ میرے مالک، ساتوں زمین اور آسمان کے پروردگار، اے رب کائنات۔ہم تیرے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑے ہیں۔میرے مالک ہماری دعاؤں کو قبول فرما"۔

نماز اور دعا سے فارغ ہو کر اس نے جائے نماز واپس الماڑی میں رکھ دیا۔

وہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

وہ خوش دیکھائی دیتی تھی۔آخر کار آج وہ اپنے گھر جانے والی تھی۔

وہ اپنی امی سے ملنے کے لئے بہت خوش تھی۔وہ چھ ماہ بعد گھر جانے والی تھی۔

اسکی کالج صبح آٹھ بجے لگنی تھی۔

اسے ساڑھے سات تک تیار ہو کر جانا تھا۔

وہ ناشتے کے لیے ہوسٹل کے کینٹین میں آگئی اور چائے پی کر اپنے کمرے میں لوٹ گئی۔

وہ کمرے کے دروازے پر ہی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اسے آواز لگائی۔

مریم خان!"۔ "

وہ یہ آواز پہچانتی تھی۔اسے پوری یونیورسٹی میں صرف ایک ہی لڑکی مریم خان کے نام سے مخاطب کرتی تھی۔

ایشاعباس !

وہ پیچھے کی طرف مڑی اور دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ایشا تیز تیز قدم چلتے اسکی طرف آرہی تھی۔

وہ بھی خوش خوش دیکھائی دے رہی تھی۔

ایک کندھے پر بیگ لئے، دوسرے ہاتھ میں بکس، سر سے پاؤں تک نقاب لئے، اسکی طرف آئی۔

مریم کی طرف بکس بڑھائیں اور کہنے لگی۔

"تم نہ ہوتی تو میں exam اپنی بک مجھے دینے کے لئے تمہارا بہت شکریہ۔ اگر کی سٹڈی نہیں کرپاتی"۔

www.novelsclubb.com

وہ ذرا سا مسکرادی۔

"میرے پاس extra کوئی بات نہیں ایشا۔ میرے کسی کاپی پڑی ہوئی تھی۔ کام کی نہ تھی، تمہارے کام آگئی"۔

مریم مت کتاب واپس لیتے ہوئے کہا۔

لاسٹ مومنٹ پر میری بک کہاں گم گئی کچھ خبر ہی نہیں ہوئی۔ خیر چھوڑو تم یہ ”

بتاؤ سٹڈی ہو گئی تمہاری؟“۔

وہ مریم کے ساتھ کمرے میں داخل ہو کر کہنے لگی۔

ہاں ہو گئی تم بتاؤ تمہاری ہو گی؟“۔ ”

ایشا نے اثبات میں سر ہلایا اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

مریم نے سٹڈی ٹیبل سے اپنا بیگ لیا اور ایشا کے ساتھ یونیورسٹی کے لئے نکل گئی۔

ہوسٹل سے یونیورسٹی پیدل تقریباً پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔

مریم نے اپنے کلائی پر پہنی گھڑی سے وقت دیکھا۔ سات پینتیس ہو چکے تھے۔

اگزام ہال میں اگر کوئی آٹھ دس سے لیٹ آتا تو اس کی انٹری نہیں ہوتی تھی۔

وہ نظریں نیچے کر کے چپ چاپ چلی جا رہی تھی۔

وہ یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچی اور بیگ سے اپنا کارڈ نکالا۔

باہر کھڑے واچ مین کو دیکھا یا۔

ہال Exam

دوسرے فلور پر تھا۔وہ دونوں سیدھا اوپر والی منزل کی جانب بڑھ دیں۔اپنے بیگ اگزام ہال کے لاکر میں رکھے وہ اب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ رہی تھیں۔

ہال کے سامنے والی دیوار پر ایک بڑی سی گھڑی لگی ہوئی تھی۔اگزام کا وقت ہو گیا۔

امتحان شروع ہو گیا۔سبھی طلبہ امتحان لکھ رہے تھے۔

امتحان ختم ہوتے ہی مریم لاکر کے جانب اپنا بیگ لینے بڑھی۔ایشا وہی کھڑی مریم کا انتظار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایشا اور مریم اتنے خاص دوست نہیں تھے۔مگر جب سے مریم نے ایشا کی مدد کی تھے تب سے ایشا مریم کی اچھی دوست بن گئی۔

”کیسا ہوا پیپر مریم“؟۔

ایشا نے مریم سے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

”الحمداللہ اچھا ہوا۔ تم بتاؤ؟“۔

”میرا بھی اچھا ہو گیا۔ سب تمہاری مہربانی سے“۔

وہ دونوں ہاسٹل واپس جا رہی تھیں۔

”میرے گھر سے مجھے لینے گاڑی آرہی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر دونگی“۔

ایشا نے کہا۔

مریم نے کچھ لمحے سوچا اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔

اچھا تو پھر ٹھیک ہے تم تیار ہو کر چار بجے ہاسٹل کے گیٹ پر آجانا۔ میں انتظار ”کرونگی تمہارا“۔

یہ کہہ کر ایشا اپنے کمرے میں داخل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

مریم بھی اپنے کمرے میں آگئی۔

ایشااور مریم کا کمرہ ایک دوسرے سے تین کمروں کے فاصلے پر تھا۔

مریم نے کمرے کا دروازہ بند کیا۔اور بیگ ٹیبل پر رکھ کر ہاتھ منہ دھونے چلے گئی۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی،اپنے کپڑے سمیٹے اور انہیں ایک ٹوکری میں ڈال دیا۔

ہوسٹل کی ایک فکلتے تھی کہ یہاں رہنے والی بچیوں کے کپڑے دھلے ہوئے ملتے (تھے۔

وہ بیڈ پر آکر لیٹ گئی اور موبائل چیک کرنے لگی۔

امی کی تین مس کال آئی ہوئی تھیں۔

امی کو معلوم تھا کہ آج میرا امتحان ہے پھر بھی اتنی ساری کالز۔سب خیر ہو گی"

انشاللہ"۔مریم نے ڈائل پیڈ کھولا اور امی کے نمبر پر کال ملائی۔

فون کی دوسری جانب رنگ بجنے کی آواز آرہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

امی کال کیوں نہیں اٹھا رہیں؟"۔ "

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

وہ فوراً اٹھ بیٹھی اپنا دوپٹہ سیدھا کیا اور دروازے کی جانب بڑھی۔دروازہ کھولا تو سامنے ایک بارہ برس کا لڑکا ہاتھ میں لنچ باکس لئے مریم کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔

مریم باجی آپکا کھانا"۔ "

یہ کہ کر اس بچے نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

بہت شکریہ محسن...اچھا ہوا تم جلدی آ گئے۔مجھے بہت زور سے بھوک لگی" تھی"۔

یہ کہ کر اسنے محسن کے ہاتھ سے لنچ باکس لے کر دروازہ بند کر دیا۔

لنچ باکس میز پر رکھ دیا۔

باکس میں دال چاول اور کچھ سبزیاں رکھی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسے یہ بلکل نہیں پسند تھا مگر مجبوری تھی۔ہوسٹل کے کھانے سے اسے فوڈ پائزننگ ہو گیا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اسے جلد شیف مل گئی۔

اب یہ گھر جیسا کھانا تھا بھلے ہی اتنا ذائقہ دار نہیں۔"

مریم نے فوراً کھانا کھایا اور اپنا بیگ پیک کرنے لگی۔

"چلو شکر بیگ پیک ہو گیا ہے"۔

اسنے موبائل کی سکرین آن کی اور ٹائم دیکھا۔

تین بج کے پچپن منٹ ہو رہے تھے۔

وہ فوراً اپنا بیگ لیکر باہر آئی۔

کمرے کو لاک کیا اور وارڈن کے کمرے میں اپنے کمرے کی چابی دی دی۔

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اس کے فون پر کسی کی کال آنے لگی۔

ایشا کی کال آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے موبائل کان کے ساتھ لگایا اور بات کرنے لگی۔

اسلام علیکم ایشا۔۔۔بس دو منٹ میں نیچے ہی آرہی ہوں“۔”

کہہ کر اسنے کال کاٹ دی۔

ایشا گیٹ پر مریم کا انتظار کر رہی تھی۔

مریم کو دیکھ کر ایشا مسکراتے آگے آئی۔

شکر ہے تم آگئی۔میں اور ڈرائیور انکل کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے“۔”

معذرت چاہتی ہوں۔وہ میں وارڈن روم میں گئی تھی۔اپنے کمرے کی چابی ”

دینے۔۔اسلئے دیر ہو گئی“۔

ایشا نے کار کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر بیٹھ گئیں۔

مریم کا گھر ہاسٹل سے تقریباً ساڑھے تین گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔

www.novelsclubb.com

پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی۔

ایشا نے مریم کو اسکے گھر ڈراپ کیا اور وہاں سے چلی گئی۔

مریم اپنے گھر کے بیرونی گیٹ پر کھڑی تھی۔

"یا میرے مالک۔۔آپ تو جانتے ہیں میں کتنی خوش ہوں۔چھ ماہ بعد گھر آئی ہوں۔امی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہونگی"۔

مریم نے اپنی امی کو یہ ضرور بتایا تھا کے وہ آنے والی ہے مگر آج آنے والی ہے یہ نہیں بتایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

وہ کہتے ہیں نہ کبھی کبھی انسان اتنا خوش ہوتا ہے کے اسے خوشی راس نہیں آتی۔ایسا ہی کچھ مریم کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔اسکی زندگی کا وہ کڑوا سچ اسکے سامنے دوبارہ آنے والا تھا۔

وہ سچ جس سے وہ دور بھاگ رہی تھی۔

جس سچ کو وہ کبھی تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی۔جس اذیت سے وہ گزری تھی۔۔

آج تک اسنے وہ ظاہر نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مریم نے گہری سا سیں لی اور گیٹ کو اندر کے جانب دھکلا اور اندر بڑھی. گھر کے انٹرنس پر سیدھے جانب ایک چھوٹا پھولوں کا باگیچہ موجود تھا اور دوسری جانب ایک چھوٹا ٹیبل اور چیر رکھی ہوئی تھی (جیسے بڑے بڑے بنگلوں مے ہوتا ہے چائ پینے کے لئے الیدھ جگہ) ساتھ ہی ایک چھوٹا فوارہ موجود تھا.

گھر بہار سے بڑا عالیشان نظر آرہا تھا دونو جانب گلاس کی ونڈو تھی بہار سے دیکھنے پر

وہ. (Reflective-window panels)اندر کا کچھ نہیں نظر آتا

دروازے کی جانب بڑھی اور برآمدے مے آ کھڑی ہوئی. دروازہ لکڑی کا بنا ہوا تھا

.دروازے کے بلکل سائیڈ مے گھنٹی موجود تھی

مریم نے سیدھا ہاتھ اٹھا کر گھنٹی بجائی وہ کچھ وقت وہی کھڑی رہی پھر دوبارہ گھنٹی

.بجائی

اب کی بار اندر سے کسی کے قدموں کے چلنے کی آواز آرہی تھی...دروازہ اندر کی

.جانب خلا اور مریم کی آنکھیں کھلی کے کھلی رہ گی

وہ لمبے قد صاف رنگت نیلی آنکھیں...ہلکے براؤن بال...کالے رنگ کا لمبے آستینو

والا ٹ-شرٹ ساتھ ہی ہلکی بھوری رنگ کی جینس اور وائٹ شوس پہنے ایک ہاتھ

..مے سمارٹ واچ پہنی ہوئی تھی

..اسکی نظریں فون پر تھی وہ فون مے کچھ کر رہا تھا

تم ! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" مریم نے چونک کر کہا"

۰۰۰اسنے سر اوپر کے جانب کیا تب اسکی نگاہیں مریم پر پڑھی اور وہ ہلکا سا مسکرا دیا

شاید یہ میرے ماموجان کا گھر ہے..اور مجھے یہاں آنے کے لئے کسی کی اجازت کی"

.ضرورت نہی ہے..ہے نہ؟"وہ آخری الفاظ پر زور دی کر کہنے لگا

مریم کے مانو پیروں تلے زمین فصل گی ہو...جیسے اسنے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو...اسکے آنکھوں کے سامنے وہ منظر دوبارہ آگیا وہ یقین نہی کر پا رہی تھی اور اپنی گردن نفی .مے ہلا رہی تھی

اس کا سر مانو پھٹا جا رہا ہو..اسکے ماتھے پر پسینہ جاری ہو گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ..وہ مانو زندہ لاش بن گی ہو..اسکا سر گھومنے لگ گیا اور وہ زور سے زمین پے جا گری

: کچھ وقفے بعد

وہ ایک خالی کمرے مے بیٹھی ہوئی تھی..وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اٹھ نہیں پا رہی تھی..اس کا سر بہت تیز درد کر رہا تھا..جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی اسکے بلکل سامنے اونچائی پر ایک چھوٹی ونڈو پینل موجود تھی جس سے مدھم روشنی سیدھا اس کے چہرے پر آ رہی تھی..اس کی آنکھوں کا کاجل فیلہ ہوا تھا بال بکھرے ہوے تھے آستیں پر خون کے چیتھڑے اڑے ہوے تھے..وہ گہری سانس لے کر پھر سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی پر کوئی چیز اسے اٹھنے سے روکے رکھی تھی اسکی کلائی خرسی سے بندھی ہوئی تھی اسنے مدت کے لئے آواز دینی چاہی مگر مہ پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی..وہ اپنا پورا زور لگا رہی تھی مگر افسوس وہ رسی بہت کس کے بندھی ہوئی تھی..

www.novelsclubb.com

دروازا کھلنے کی آواز پر وہ رکی اور دروازے کی جانب دیکھنے لگی..کوئی اندر چلتا آ رہا تھا..وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا اور رک گیا..اسنے اس کے موہ سے پٹی نکالی اور بولا

اٹھ گی تم..تمہے کیا لگا میں تمہے اتنے آسانی سے چھوڑ دونگا" یہ کھ کر وہ ہلکا سا حس" دیا.وہ اس انسان کا چہرہ سہی سے نہ دیکھ سکی روشنی آنکھوں پے پر رہی تھی تو اس وجہ سے اسے کچھ سہی نظر نہیں آ رہا تھا. مگر وہ جو کوئی بھی تھا مریم کو صرف اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی نظر آ رہی تھی.

"کون ہو تم؟" وہ ڈرتے ڈرتے بولی "مجھے یہا کیو بندھا ہوا ہے"

".کون ہو میں؟ یہ کیسا سوال ہے میری جان"

" وہ دھیرے سے اسکی جانب بڑھا" چھوڑ دو مجھے جانے دو

..اور وہ گھبرا کر اٹھی

پورا چہرہ پسینے مے شرابور تھا وہ ایک بوڑا خواب تھا.. مریم نے چاروں طرف دیکھا.اس کا سر اب بھی درد سے پھٹا جا رہا تھا.وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گی وہ اپنے کمرے مے تھی.بد کمرے کے بلکل سیدھے جانب رکھا ہوا تھا بد کے بلکل سامنے ایک

www.novelsclubb.com

بڑی کھڑکی موجود تھی پردے گرے ہوے تھے. بد کو لگ کر ایک چھوٹا ٹیبل تھا

جس پر اسکا موبائل رکھا ہوا تھا. کمرے سے علیدہ

تھااور اس کے ساتھ لگ کر باتھروم اٹیچ walk-in wardrobe

. تھا. کمرے کا دروازہ بند تھا

اس کا فون اچانک بجنے لگا کالر کا نام نہی لکھا ہوا تھا. مریم نے گھڑی دیکھی اور مان

ہے مان مے سوچنے لگی

اا تنی سبحا کون کال کر رہا ہے؟"اسنے کال اٹھائ اور فون کان سے لگایا"

.اسلامو علیکم "فون کے دوسرے جانب سے کسی آدمی کی آواز آرہی تھی"

وا.. وعلیکم اسلام "مریم نے کپکپی آواز مے جواب دیا. وہ یہ آواز پہچانتی"

تھی.. کبھی نہ بھولنے والی آواز. ہم اپنے کسی قریبی کی آواز سن کر خوش ہوتے ہے

.پر مریم کے لئے شاید یہ الفاظ کبھی بنا ہے نہ ہو

"meera"? کیسے ہو تم میرہ"

مینے پوچھا کیسے ہو تم!"اب وہ تھوڑا سکتھ لہجے مے پوچھ رہا تھا"

میں..میں ٹھیک ہو..تم..تم کیسے ہو؟"مریم بد سے اٹھ کھڑی ہوئی"

.جیسا پہلے تھا تمہارا انتظار کر رہا"یہ کھ کر وہ ہلکا سا حس دیا"

مریم نے کچھ جواب نہی دیا وہ چپ چاپ اسکی باتیں سن رہی تھی وہ کھڑکی کی جانب بڑھی اور پردے کو ایک جانب کر دیا کھڑکی کھول دی..اسے مانو گھٹن سے لگ رہی تھی..

..کچھ وقت دونو طرف خاموشی سی تھی

میری بات گور سے سونو میرہ"دوسرے جانب سے آواز آئی اور یہ خاموشی ٹوٹ "

"..گئی"مجھے اب سے تکریباً تین گھنٹے بعد وہی جگہ پر ملنا جہا ہم ملا کرتے تھے

پر میں گھر سے بہار کیا بتا کر نکلونگی..."مریم نے اپنے سر پر آے پسینہ پوچ کر کہا"

www.novelsclubb.com

"یہ تو تمہارا مسئلہ ہے میرہ میرا نہی..اور ویسے بھی تم بہانہ بنانے مے ماہر ہو کوئی نہ کوئی راستہ بنالو نگی تم "..

"...پر میں"

اور ایک بات دماگ مے اچھے سے بیٹھالو اگر تم مجھ سے ملنے نہی آیٔ تو مجھے سب کے سامنے تمہارا راز کھولنے سے کوئی نہی روک سکتا...."

تم فکر نہ کرو میں وقت سے آجو نگی" مریم نے ڈرتے ڈرتے کہا"

" یہ ہوئی نہ بات..امید ہے مجھے پھر سے دوہرانے کی ضرورت نہی ہے"

.یہ کھ کر دوسرے جانب سے فون کاٹ دیا گیا

مریم فون کو ہاتھ میں پکڑے کھڑکی کے پاس ہے کھڑی رہ گئی..وہ کھڑکی کے باہر دیکھے جارہی تھی آنکھوں سے آنسوں گر رہے تھے.

www.novelsclubb.com

****

کتنی مشکل ہوتی ہے یہ زندگی جب ہم اپنے گناہوں سے جو ہمنے اپنے اتیت مے کئے ہوتے ہے ان سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہے مگر وہ ہمے پکڑ لیتے ہے ہم سوچتے ہے کے ہم اس بات کو بھولا دیا ہے زندگی مے آگے بار گئے ہے لیکن ایسا نہی ہوتا ہم جتنا اپنے اتیت سے بھگینگے وہ ہمے اتنا ہے ڈراتا رہینگا.

کیا مریم بھی اپنے اتیت سے بھاگ رہی تھی.? کیا مریم کی کوئی گلتی نہ ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو مجرم سمجھ رہی تھی? کیا وہ اسکا پیچھا کبھی نہی چھوڑینگا? کیا وہ ہمیشہ ایسے ہے داری سہمی رہینگی?

اتنے مے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو مریم نے فورن اپنے آنسوں صاف کر کے پیچھے کی جانب دیکھا.. مریم کی امّاں اور اسکی پھپو اندر داخل ہو رہے تھے.. مریم کی امّاں کم قد اور صاف رنگت کی تھی اس نے سفید رنگ کا کرتا شلوار پہنا ہوا تھا اور .. سر پر ڈوپٹہ اوڑھ ہوا تھا.. ہاتھو میں سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے

وہی اس کی پھپو بلکل مریم کی جیسے شکل موٹی آنکھیں بال کاندھو سے تھودے نیچے گرتے ہوے براؤن آنکھیں.. پنک کرتی اور بلو جینس سکارف گلے مے ڈالے.. .. مریم کی پھپو موڈرن خیالات کی تھی

www.novelsclubb.com

"مینو.. آمیرے مالک تیرا شکر ہے اسے ہوش آگیا"

مریم کی امّاں سابیرہ اس کے جانب بڑھی اور اسے گلے سے لگایا" مینے تمھے بہت یاد کیا میری بچی.. تم ٹھیک تو ہو نہ تم دروازے پر ہے بیہوش ہو گی تھی" سابیرہ نے مریم کے چہرے پر دیکھ کر پوچھا. مریم کچھ دیر چھپ رہی اور پھر کہا" جی امّاں میں ٹھیک ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاید سفر کی وجہ سے ٹھکان ہو گی تھی" وہ نظریں چوڑا کر بد پر جا بیٹھی.. "تمھیں معلوم بھی ہے تم کل شام سے بیہوش تھی وہ اب جا کر اٹھی ہو.. صبہا کے آٹھ بج رہے ہے.. تمہاری امّی پوری رات تمہارے سیڑھانے بیٹھی ہوئی تھی" زینت پھوپو مریم کے جانب بڑھی اور اس کے بازو بیٹھ گی ٔاور مریم کو گلے سے لگایا. "امّی اپنے مجھے بتایا نہی کے پھوپو اور.. " وہ اس کا نام بھی اپنے زبان سے نہی لینا چاہتی تھی

"""...فارز

مینے ہے بھابی سے منہ کیا تھا تمھے بتانے کے لئے ہم تمھے سرپرائز دینا چاہتے تھے"

.. "یہ کھ کر زینت ہلکا سا مسکرا دی مریم بھی ہلکا سا مسکرا دی

www.novelsclubb.com

اچھا تم فرش ہو جاؤ تب تک میں تمہارے لئے ناشتے کا انتظام کرتی ہو" سابیرہ نے" کہا" ٹھیک ہے امّی" مریم بد سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باتھروم کی جانب بڑھی زینت بد پر ہے بیٹھی ہوئی تھی اس کا فون بجا

کیا وہ اٹھ گی؟" دوسرے جانب سے مسج آیا"

زینت موبائل پر کچھ لکھ رہی تھی" ہاں اب وہ بلکل ٹھیک ہے.. اور مینے تمہارا تحفہ اس کے کوبورڈ مے رکھ دیا ہیں"" ٹھیک ہے میں گھر دیر سے آؤنگا مجھے کچھ ضروری "کام ان پڑھا ہیں... خدا حافظ"" ٹھیک ہیں.. فی امنلله

یہ کھ کر زینت نے فون بند کر دیا اتنے میں واشروم کا دروازہ خلا.." اب کیسا لگ رہا ہے تمہے؟" زینت نے مریم سے پوچھا" جی پھوپو اب تھوڑا بہتر لگ رہا ہیں" مریم نے ہلکی کریم رنگ کی کرتی ساتھ ہے بلو جینس پہنی ہوئی تھی اور بال ٹاول سے پوچھ رہی تھی" یہا آ جاؤ میرے پاس میں تمہارے بال پوچ دو" مریم بد کو ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھ گی اور ٹاول زینت کو تھما دیا

www.novelsclubb.com

تمہے یاد ہے جب تم چھوٹی ہوا کرتی تھی ایسے ہے میں تمہارے بال پوچھا کرتی "
" تھی .. تم اور حنین دونو کتنی لڑائی کیا کرتے تھے کے پہلے میرے بال پوچھو

حنین کو ہمیشہ ایسا لگتا تھا کے میں اسے پیار نہی کرتی صرف تمسے کرتی ہو. کیسے وہ "
موپھولا کر بیٹھی رہتی تھی "زینت ہستی ہوئی بولی

جی پھوپو اور ایک بار تو حد ہی ہو گی تھی آپ نے ہمارے لئے گفٹس خریدے تھے
اور دونو کو ایک جیسا گفت دیا تھا تب بھی وہ بہت غصّہ ہو گی تھی پر پھر امجد پھپا نے
اسے سمجھایا پھر وقت کے ساتھ وہ سمھدار ہوگیی. وہ میرے زندگی کے سب سے

www.novelsclubb.com

یادگار دن ہوا کرتے تھے" مریم مسکرا کر کہنے لگی. "یہ بتاؤ تمہاری اسٹڈیز کیسے ہو رہی ہے?"

ختم ہو گے.. پھوپو حنین اور امجد پھپا exams تھک ہو رہی ہے پھوپو کل ہے" ساتھ نہی آے?"

نہی بیٹا حنین کو کچھ کام تھا تو وہ اور امجد دیر سے آئینگے اور تم تو جانتی ہو وہ مجھ سے" زیادہ امجد کے قریب ہے تو وہ اس کے ساتھ روک گئے.. لیکن ہاں تمہارے پھوپھا نے تمہارے لئے ایک تحفہ بھیجا ہے. "زینت مسکرا کر کہنے لگی" تحفہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی.. پھوپھا میرے لئے تو حفے سے کم ہے" یہ کھ کر وہ زینت کے بازو جا بیٹھ گی.

www.novelsclubb.com

امجد بلکل ایک سگے باپ جیسا تھا مریم کے لئے.. مریم اقبال سے زیادہ امجد کے قریب تھی. وہ بھی اسے اپنے سگی بیٹی جتنا پیار کرتا تھا

امجد نے کبھی حنین اور مریم مے فرق نہی کیا. حنین بھی مریم کو اپنی سگی بہن جتنا پیار کرتی تھی.

امجد پہلے انڈیا مے ہے کام کرتا تھا پھر کاروبار کے سلسلے مے وہ لندن فیملی کے ساتھ شفٹ ہو گیا تھا. وہ جب بھی آتا اپنا پورا وقت دونو بچیوں کے ساتھ ہے گزرتا.. دونو بچویوں کے ساتھ وہ خد بھی ایک بچہ بن جاتا. اقبال اور امجد کا تعلق بہت اچھا ہوا کرتا تھا. اقبال کی موت کے بعد وہ بہت شانت سا رہنے لگا تھا مگر مریم اور حنین کے سامنے اپنا غم چھپا کر مسکرا دیتا تھا. مریم کی ساری زمیداری اسنے اپنے کاندھو پر لے لی تھی.

ایسے کیسے کیا ضرورت ہے, تم صرف ہماری بھتیجی نہی ہماری ہونے والی بہو بھی ہو" جیسے ہے زینت کے ھوٹوں سے یہ الفاظ نکلے مریم ایک دم چونک گی. مریم نے

بد شیٹ کس کر پکڑی. "تم اس رشتے سے خوش تو ہو نا میری بچی؟" زینت سے بارے ہے پیار سے پوچھا. مریم نے کچھ جواب نہی دیا" کچھ بولو بیٹا تم اس رشتے سے رازی تو ہو نہ؟" مریم زینت کو دیکھے جا رہی تھی "جی پھوپو.." زینت نے مریم کو گلے سے لگا یا اسکی بات مکمل ہے نہ ہونے دی.

یہ انسان بھی کتنا عجیب ہوتا ہے بینا پوری بات سنے نتیجے پر آ جاتا ہے. ہم انسانو میں ایک عادت ہوتی ہے ہم صرف وہی سننا چھتے ہے جو ہمارا دل اور کان سنا چھتے ہے.

اتنے مے کمرے کا دروازہ کھولا اور سابیرہ ہاتھوں مے ٹرے پکڑے اندر کی جانب بڑھی. "کیا بات ہے اتنا پیار برسایا جا رہا ہے کیا باتیں ہو رہی ہے پھوپو اور بھتیجی مے". وہ ٹرے سے سینڈوچ کی پلیٹ اٹھا کر مریم کی جانب بڑھایا اور ساتھ ہے چائے کا کپ زینت کے ہاتھوں مے تھما دیا.

بھابی آپ یہ سب چھوڑے آپ یہ بتائے ہم ہماری امانت کب لے"
جائے؟"زینت مسکراتے ہوے سابیرہ سے پوچھنے لگی.مریم حکا بکہ رہ گی.. کتنی
عجیب ہوتے ہے یہ دنیا کے لوگ بنا سامنے والے کی خوشی کی پرواہ کئے بگیر سب
اپنے مِتبِک سوچ کر فیصلہ کر دیتے ہے.. کبھی سامنے والے کی رضامندی کا نہی
سوچتے اور بات جب ایک لڑکی کی ہوتی ہے تو بلکل بھی نہی..جو فیصل وہ کرتے ہے
وہی مناسب ہوتا ہے بھلے ہے آگے چل کر وہ فیصلہ گلت ہے سبط کیو نہ ہو جائے..
اور پھر یہ دنیا کی جنجیرے ایسے بند جاتی ہے کے اسے توڑتے توڑتے ہے ہی نکسان
ہو جاتا ہے.

www.novelsclubb.com

اتنی بھی کیا جلدی ہے زینت.. بس یہ اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ کر لے پھر شادی کا"
سوچینگے"

"نہی بھابی اب میں آگی ہو تو دونو کی منگنی تو کر کے ہے جاؤنگی"

مریم جو سینڈوچ کھا رہی تھی کھاتے کھاتے روک گی اور سابیرہ کی جانب دیکھنے لگی

دیکھو زینت مجھے اس رشتے سے کوئی گلا نہی میں بس اتنا چاہتی ہو کے مریم پڑھ لکھ "
کر اتنی زمیدار ہو جائے.. دنیاداری سیکھ لے.. تاکے اپنے آنے والے مستکبل میں
اپنے بچوں کو سہی تعلیم دی سکے.. ہاں اسے ہمے جاب پر نہی لگوانا لیکن ایک کے
پاس ہنر ہو تو وہ کبھی ضایع نہی جاتا.. کبھی نہ کبھی کام ضرور آتا ہے" یہ کہ کر سابیرہ
نے زینت کو دیکھا اور پھر ہلکا مسکرا دی پھر مریم کے جانب پانی کا گلاس بڑھایا" یہ لو
میری بچی پانی پی لو میں دوپہر کے خانے کا انتظام دیکھتی ہو.." یہ کہ کر سابیرہ وہا
سے جانے کو نکلی اتنے میں زینت نے سابیرہ سے کہا

میں پہلے سے جانتی تھی بھائی کے گزرنے کے بعد میرا اس گھر میں کوئی نہی... میں "
اپنے بھائی کی امانت کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہو.. انکی آخری نشانی..." وہ اداسی سے
کہنے لگی" آپ صاف صاف کیو نہی کہ دیتی کے آپ یہ رشتے سے خوش نہی ہے" وہ
" اب تھوڑا خفگی سے بولی" زینت ایسے بات نہی ہے

www.novelsclubb.com

تو پھر کیسے بات ہے.. اگر آپ مجھے اپنا مانتی ہے تو آپ میری بات کو ایسے ٹھکراتی "

" نہی

"..میں منہ تو نہی کر رہی بس یہی کھ رہی کے"

آپ کچھ نہ ہے کہے تو بہتر ہے" زینت اپنے آنکھوں مے آے آنسوں ہاتھ کی انگلی "
سے صاف کر کے بولی

اچھا ٹھیک ہے زینت تم جیتی میں ہاری" زینت کے چہرے پر ایک مسکراہٹ "
"..جاری ہوئی." کیا اس کا مطلب

"ہاں اسکا مطلب ہم فارز اور مریم کی منگنی کر دینگے.. پر ایک شرط پر"

"?زینت نے سابیرہ کو چونک کر دیکھا" کیسے شرط

کے مریم کی شادی اسکی اسٹڈیز کمپلیٹ ہونے کے بعد ہے ہو نگی" اب کی بار "
.زینت کھل کر مسکرا دی

.جیسا آپ کہے بھابی" اور سابیرہ کو گلے سے لگایا"

".اب دوبارہ ایسا مت کہنا کے تمہارا اس گھر میں کوئی نہی ہے"

مریم.. ہہ ہہ مریم اس کا کیا ہے کسی کو پرواہ ہی نہی کے وہ کیا چاہتی ہے. وہ تو بس ایک کھلونا بن کے رہ گی اپنے اپنو کے بیچ میں کے دوسرے نے منگا اور کھلونا سمجھ کر دی دیا. ایسا ہے ہوتا ہے پینا ہمارے سمجھ میں سب ایسا ہی تو کرتے ہے مریم کے امّ نے بھی ایسا ہی تو کیا تھا کوئی بڑی بات تھوڑی ہے. رشتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے دوسرے کو بڑا نہ لگے اسلیئے اسکی بات مان جاتے ہے اور اسے خوش کر دیتے ہے وہی مریم کی امّ کر رہی تھی اپنے شوہر کی بہیں کو خوش کر رہی تھی. پر اس سب میں .مریم کی خوشی کا کیا ہے? کچھ بھی نہی اور ہوتا بھی نہی

وہ بد پر چھپ چاپ یہ سارا منظر اپنے آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی پر وہ کچھ نہی کر سکتی.. کرنے کے لئے کچھ باکی رہا ہے نہ ہو جیسے. یہ دنیا کتنی مطلبی ہوتی ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور آج اسکی دنیا مطلبی تھی کوئی اور نہی تھا جو اس سے اپنا مطلب نکل رہا تھا بلکے اسکی اپنی امّی..

کیا کبھی اپنے دیکھا ہے کسی ما کو مطلبی ہوتے؟ نہی...پر مینے دیکھا ہے آج بھی ہمارے اس پاس کہی نہ کہی ایسی مائیں ہوتی ہے جن کو صرف اپنے آپ سے مطلب ہوتا ہے میں یہ نہی کھ رہی کے سبھی مائیں ایسے ہوتی ہے کچھ پانچ فیصد ہوتی ہے. ما کتنا پیارا نام ہوتا ہے. میرے نزدیک میں اگر کوئی سب سے پیارا نام ہے اللہ اور اسکے رسول کے بعد تو وہ ما ہے. یہ وہ لفظ ہے جس میں ایک سکوں ہے جس کو سنتے ہی ایک خوبصورت چہرہ آنکھوں کے سامنے نامدار ہو جاتا ہے جب بھی آپ کسی تکلیف میں ہو تو ایک ہی انسان آپکے ذھن میں آتا ہے ما. پر ہر بچے کے لئے ایسا نہی ہوتا. افسوس پر مریم کی امّی ایسی نہی تھی انھے اپنی بچی کی خوشی سب سے زیادہ عزیز تھی پھر آج کیو آج انھے اپنی بچی کی خوشی کی پرواہ کیو نہی تھی?. کیا وہ اتنی مجبور تھی کے نا چاہتے ہوے بھی انہونے اس رشتے کے لئے ہاں کر دی?...

.پر زینت..امجد اور حنین تو یہاں نہی ہے پھر یہ منگنی.."سابیرہ نے زینت سے کہا"

بھابی آپ اسکی فکر نا کرے..امجد نے مجھے خد کہا تھا کے میں منگنی کی انتظامات جا"

" کر دیکھ لو وہ اور حنین وقت سے آجایں گے

"پر زینت اتنی سب تیاری..شاپنگ وگیرہ اتنے کم وقت میں کیسے ہو نگی"

آپ انتظامات کی فکر نا کرے..اور منگنی آج سے تکریباً دو ہفتے بعد ہو نگی سات"

"اگست کو

سابیرہ نے گہری سا سیں لی اور اثبات مے سر ہلایا"اچھا ٹھیک ہے پھر آپ تیاری

شروع کر دے"یہ کھ کر سابیرہ مریم کے جانب بڑھی اسکا ماتھ چوما اور وہا سے چلی

.گی

*اتنے میں زینت کا فون بجا*امجد کالنگ

بیٹا تم تھوڑا آرام کرلو میں تمہارے پھوپھا کو یہ خوش خبر دی دو" مریم نا چاہتے ہوئے بھی ہلکا سا مسکرادی زینت کے جاتے ہی اسنے کمرے کا دروازہ لگایا اور اوپر سے کرچی لگادی اور وہی دروازے کو لگے نیچے بیٹھ گی۔

یہ کیا ہورہا ہے میرے ساتھ میرے مالک" اسنے سر پر ہاتھ گھمایا اور گہری سانسیں لینے لگی۔

اسنے اپنے فون پر دیکھا ابھی بھی وقت تھا کوئی نا کوئی راستہ نکلنا ہونگا۔"کچھ سوچ مریم.."وہ اپنے آپ سے کہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

" امّی میں سوچ رہی تھی کے صبا کے گھر ہوآؤ"

مریم اب کچن مے اپنے ما سے کہ رہی تھی جو مریم کے لئے اسکی من پسند بریانی بنا رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"..پر مینو تمہاری طبیعت"

مامیں اب بلکل ٹھیک ہو. میں سوچ رہی تھی کے میں کچھ شاپنگ بھی کر آؤ.."

"..پھوپو کے لئے کچھ تحفہ لے آؤ

" ہمم...ٹھیک ہے..پر گھر جلد آجانا اور ساتھ میں دانیال کو لے جاؤ"

" ٹھیک ہے امّی"

یہ کہ کر وہ کچن سے فورن نکل کر اپنے کمرے کے جانب آئی اور اپنے فون سے صبا کو میسج کیا.

صبا مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے..میں تمہے مل کر سب بات بتاؤ گی میں تمہے "

".گھر سے پک کرنے آرہی ہو تکریباً آدھے گھنٹے بعد تم تیار رہو

www.novelsclubb.com

مریم صبا کو میسج کر کے فورن اپنے وارڈروب کے جانب بڑھی وہا ایک باکس موجود لکھا ہوا تھا ساتھ ایک خط بھی موجود "DEAR MEERA" تھا جس پر تھا. اسنے وہ خط اٹھایا اور اسے کھولا

"پیاری میرہ.. میں جانتا ہو تم کچھ نا کچھ کر کے مجھ سے ملنے ضرور آؤ نگی. یہ میرے طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ ہمارے رشتہ ہونے کی خوشی مے. امید ہے تم یہ تحفہ ضرور قبول کرونگی.

واحد تمہارا اعادی "

www.novelsclubb.com

مریم نے خط کو ہاتھوں مے کس کے پکڑا اور دو حصّوں مے تقسیم کر دیا.

مریم نے باکس مے موجود ڈریس نکالا اور واشروم کی جانب بڑھی.

ہلکی موتیازرد تھی ساتھ Full sleeves. وہ ایک کالے رنگ کا گاؤن تھا ہے چھوٹے چھوٹے لال رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے نیٹ کا دوپٹے کو ایک جانب اڑھا ہوا تھا اسنے کچھ بال آگے کے جانب کر دئے تھے. ہاتھوں میں سلور کی چین پہنی ہوئی flower shape کو لور کا کڑھا اور گلے مے ایک چھوٹی تھی. ھوٹوں پر ہلکی لال لپسٹک لگے وہ آئنے مے اپنا اقس دیکھ رہی تھی وہ بلکل ایک پری لگ رہی تھی. اسنے گہری سا سیں لی.

****

وہ آج بھی اسکی پسند نہی بھولا" مریم نے من ہی من سوچا. اپنا پرس موبائل لیا"

ک بہار آگیی room اور

.اور فورن دانیال کو میسج کیا. دانیال ان کے گھر کا ایک پورانہ ملازم تھا

.مریم اب گاڑی میں آبیٹھی اور دانیل سے مخاطب ہو کر کہا

.دانیال بھائی صبا کے گھر لے چلے" اور اپنے فون میں کسی کو کال کرنے لگی"

.دانیال نے اثبات مے سر ہلایا اور جواب دیا" جی بیبی جی"

www.novelsclubb.com

پورے راستے وہ خاموش تھی کچھ ہی دیر میں صبا کا گھر آگیا. صبا مریم کا گیٹ کے بہار انتظار کررہی تھی.

آسلامالیکم مریم" صبا گاڑی میں بیٹھتے ہوے بولی"

"?والیکمسلام صبا کیسی ہو"

www.novelsclubb.com

الحمدللہ اللہ کا شکر ہے تم بتاؤ سب خیر ہے اتنی جلدی میں بلایا تمنے?" صبا مریم" کے جواب کا انتظار کررہی اس کو دیکھے جارہی تھی.

" میں سب بتاتی ہو تھوڑا صابر کرو"

یہ کھ کر مریم نے دانیال سے کہا

لے چلے "دانیال نے شیشے سے دیکھ کر اسبات مے mall دانیال بھائی پیسفک"

سر ہلایا.

سے دس منٹو کی دوری پر تھا mall صبا کا گھر پیسفک.

آپ پارکنگ لوٹ میں ہمارا انتظار کرے ہم جلد آجاینگے "مریم اب گاڑی کا"

دروازہ بند کرتے بولی.

صبا اور مریم mall کے داخلی دروازے پر ہے تھے کے مریم نے دیکھا دانیال پارکنگ لوٹ میں چلا گیا ہے. اتنے مے مریم نے صبا کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے راستے پر آ گیی. صبا کچھ سمجھ نا سکی

ہم کہا جا رہے ہے مریم ؟" صبا مریم کے ساتھ چلتے ہوے بولی"

تھوڑا صابر میری جان میں سب بتاتی ہو" مریم نے ایک کب روکی اور دونو اس" کب (cab) میں بیٹھ گئے.

" بھائی دلا ور جیوللیرس کے پاس لے چلے "

www.novelsclubb.com

.صبا مریم کو چھپ چاپ دیکھے جا رہی تھی

.اب مریم صبا کی جانب متوجہ ہوئی اور سری بات بتائی

مجھے تمہاری مدت کی ضرورت ہے صبا مجھے کچھ سمجھ نہی آرہا میں کیا کرو۔"مریم"

.آنکھوں میں آے ہوے آنسوں صاف کر کے بولی

.صبا نے مریم کو گلے سے لگایا اور اسے دلاسا دینے لگی

میں تمہارے ساتھ ہو مریم تم فکر نا کرو ہم کچھ نا کچھ راستہ نکل لینگے۔اللہ پر"
"بھروسہ رکھو میری جان

.مریم نے اپنے آنسوں صاف کیئے

مریم کا فون بجنے لگا. مریم نے فون بیگ سے نکالا اور دیکھا پھر سے وہی unknown نمبر. صبا نے مریم کا ہاتھ تھما اور اسے فون recieve کرنے کا اشارہ کیا.

مریم نے کال recieve کی. مریم نے فون کو سپیکر پر ڈال دیا.

" آسلاملیکم میرہ"

"والیکمسلام"

"کہا ہو میرہ"

بس کچھ دیر میں آ رہی ہو"

"

www.novelsclubb.com

" کس کے ساتھ؟ "

کسی کے "

" ساتھ نہی

مریم ہچکچاتے ہوئے بولی.

"..اگر تمہارے ساتھ کوئی مجھے نظر آیا تو"

" اکیلی ہو mein نہی کوئی نہی ہے میرے ساتھ"

".ٹھیک ہے. میں تمہارا انتظار کر رہا ہو"

www.novelsclubb.com

.یہ کہہ کر فون کاٹ کر دیا

مریم نے صبا کی جانب دیکھا

مریم نے گہری سانسیں لی اور اپنا پرس اور فون لیکر کیب سے اتری. صبا بھی مریم کے ساتھ بہار آگیی. دلاور جیوللیرس سے کچھ ہی دوری پر ایک بنگلو تھا جس پر زینت منزل لکھا ہوا تھا. بنگلو کے مین گیٹ پر کیمرے لگا ہوا تھا جس وجہ سے صبا بنگلو کے .کارنر پر ہی روک گی

اگر میں دس منٹ میں بہار نہی آی تو تم جانتی ہو تمھے کیا کرنا ہے" مریم نے صبا" سے کہا

www.novelsclubb.com

تم فکر نا کرو. تم بس اب جلد اندر جاؤ. "یہ کھ کر مریم فورن مین گیٹ کے جانب" بڑھی. اسنے گہری سانسیں لی اور قدم باقدم اندر چلتی گی.

****

ہماری زندگی میں ایسے کچھ حادثے ہوتے ہے جنہے ہم کبھی نہی بھولا پاتے. دل ایک گہری کنوے کی مانند ہوتا ہے اسمے بہت سے راز دفن ہوتے ہے کچھ اپنو کے تو کچھ گیروں کے اور کچھ خد ہمارے اور جو راز سبسے گہرائی میں دفن ہوا ہوتا ہے وہ ہمارا خد کا ہوتا ہے. جس کو ہم کچھ اس ترھا دفناتے ہے کے اسے کریدنا بہت مشکل ہوتا ہے. پر جب وہ راز کردہ جاتا ہے تو انسان کو بہت تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے.